یکے از مطبوعاتِ بزمِ اقبال لاہور

ذکرِ اقبال

عبدالمجید سالک

بزمِ اقبال نرسنگھ داس گارڈن کلب روڈ لاہور

طبع دوم : مئی ۱۹۸۳ء

تعداد : ۱۱۰۰

ناشر : احمد ندیم قاسمی
اعزازی سیکریٹری بزم اقبال ، لاہور

مطبع : مکتبۂ جدید پریس ۔ شارع فاطمہ جناح ۔ لاہور

طابع : رشید احمد چودھری

قیمت : ۳۰ روپے

پانچواں باب

ارشاداتِ علامہ اقبال

بیا بہ مجلسِ اقبال و یک دو ساغر کش
اگرچہ سر نہ تراشد قلندری داند

علامہ اقبال نے زندگی بھر معلّم و متکلّم کی حیثیت سے روزانہ بیسیوں تشنگانِ علم کو سیراب کیا لہٰذا ان کے ملفوظات و ارشادات کا ذخیرہ بے پایاں ہے ۔ ان کے ہر ملاقاتی کے پاس ان کا کوئی نہ کوئی ارشاد محفوظ ہے اور ایسے تمام ملفوظات کی فراہمی و جمع آوری بے انتہا دشوار ہے ۔ بہر حال اس فصل میں علامہ کے چند ارشادات پیش کیے جاتے ہیں ۔ جن میں سے بعض کی علمی و افادی حیثیت مسلّم ہے ۔ بعض وجدانی کیف کے سرمایہ دار ہیں اور بعض کی نوعیت تفریحی ہے ۔ لیکن ان کے مجموعی مطالعہ سے علامہؒ کے اندازِ فکر و ذکر کا پتہ چلتا ہے ۔

اِلہامِ لفظی

ایک دفعہ کا ذکر ہے فارمن کرسچن کالج لاہور کا سالانہ اجلاس تھا جس میں علامہ بھی مدعو تھے ۔ کالج کے پرنسپل ڈاکٹر لوکس نے علامہ سے کہا کہ آپ اجلاس اور چائے سے فارغ ہونے کے بعد ذرا ٹھیریے گا ۔ مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے ۔ ڈاکٹر لوکس تقریب سے فارغ ہونے کے بعد علامہ کے پاس آئے اور سوال کیا کہ آیا آپ کے نزدیک آپ کے نبیؐ پر قرآن کا مفہوم نازل ہوتا تھا ، جسے وہ اپنے الفاظ میں بیان کر دیتے تھے یا الفاظ بھی نازل ہوتے تھے ؟ علامہ نے صاف جواب دیا کہ میرے نزدیک قرآن کی عبارت عربی زبان میں

آنحضرت صلعم پر نازل ہوتی تھی ۔ یعنی قرآن کے مطالب ہی نہیں بلکہ الفاظ بھی الہامی ہیں۔ ڈاکٹر لوکس نے اس پر بہت تعجب کا اظہار کیا اور کہا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا ، آپ جیساعالی پایہ فلسفی Verbal Inspiration (الہامِ لفظی) پر کیوں کر اعتقاد رکھ سکتا ہے ۔ علامہ نے ارشاد فرمایا : "ڈاکٹر صاحب ! میں اس معاملے میں کسی دلیل کا محتاج نہیں ۔ مجھے تو خود اس کا تجربہ حاصل ہے ۔ میں پیغمبر نہیں ہوں ۔ محض شاعر ہوں ۔ جب مجھ پر شعر کہنے کی کیفیت طاری ہوتی ہے تو مجھ پر بنے بنائے اور ڈھلے ڈھلائے شعر اترنے لگتے ہیں اور میں انہیں بعینہ نقل کر لیتا ہوں ۔ بارہا ایسا ہوا کہ میں نے ان اشعار میں کوئی ترمیم کرنی چاہی ، لیکن میری ترمیم اصل اور ابتدائی نازل شدہ شعر کے مقابلے میں بالکل ہیچ نظر آئی اور میں نے شعر کو جوں کا توں رکھا ۔ جس حالت میں ایک شاعر پر پورا شعر نازل ہو سکتا ہے ، تو اس میں کیا مقامِ تعجب ہے کہ آنحضرت صلعم پر قرآن کی پوری عبارت لفظ بہ لفظ نازل ہوتی تھی ؟" اس پر ڈاکٹر لوکس لاجواب ہو گئے ۔

کیفیتِ شعر

سوال کیا گیا کہ "آیا آپ پر شعر کہنے کی کیفیت اکثر طاری ہوتی ہے ؟ فرمایا نہیں ۔ایسی کیفیت سال بھر میں زیادہ سے زیادہ دو بار ہوتی ہے ۔ لیکن اس وقت مضامین کے ہجوم کی حالت وہی ہوتی ہے ، جیسے کسی ماہی گیر کے جال میں اس کثرت سے مچھلیاں پھنس جائیں کہ وہ پریشان ہو جائے اور سوچ میں پڑ جائے کہ کس کو پکڑوں اور کس کو چھوڑوں ۔"

پھر فرمایا "عجیب بات یہ ہے کہ جب طویل مدت کے بعد یہ کیفیت طاری ہوتی ہے تو اس سے پہلی کیفیت کے آخری لمحات میں جو اشعار کہے تھے ان کی طرف ذہن خود بخود منتقل ہو جاتا ہے ۔ گویا یہ فیضان کے لمحے دراصل ایک ہی زنجیر کی کڑیوں کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ جب یہ کیفیت

ختم ہو جاتی ہے تو میں ایک قسم کی تکان، عصبی اضمحلال اور پژمردگی سی محسوس کرتا ہوں۔"

قبض اور بسط

پھر فرمایا: "ایک دفعہ چھ سات سال تک مجھ پر یہ کیفیت طاری نہ ہوئی اور مجھے اندیشہ ہوا کہ خدا نے مجھ سے یہ نعمت چھین لی ہے۔ چناں چہ میں نے نثر لکھنے کی طرف توجہ مبذول کر دی۔ لیکن ایک دن یک بیک پھر وہی کیفیت عود کر آئی۔ وہ اس قدر بھر پور تھی اور اتنی دیر تک رہی کہ چھ سات سال کے جمود کی تلافی ہو گئی۔"

کسی قدر توقف کے بعد کہنے لگے کہ "جب جرمنی کے مشہور شاعر گوئٹے نے جرمن زبان میں قرآن کا ترجمہ پڑھا تو اس نے اپنے بعض دوستوں سے کہا کہ میں یہ کتاب پڑھتا ہوں تو میری روح میرے جسم میں کانپنے لگتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ شاعر کو بھی ایک قسم کا الہام ہوتا ہے، اس لیے وہ جب کوئی الہامی کتاب پڑھتا ہے تو اپنی روح کو اس کی معنویت سے ہم آہنگ پاتا ہے اور اس کی طبیعت ایک خاص اہتزاز محسوس کرتی ہے۔ یہ چیز دوسروں کو نصیب نہیں ہو سکتی۔"*

ایک اور موقع پر فرمایا: "مجھ میں فکرِ شعر کی جو تحریک پیدا ہوتی ہے، اس کو جنسی تحریک سے بھی مماثل قرار دیا جاسکتا ہے اور حالتِ حمل سے بھی۔ جب تک میں اس تحریک کی تعمیل میں اشعار نہیں کہ لیتا، مجھے سکون میسر نہیں ہوتا اور وہ سکون تکان اور ماندگی لیے ہوئے ہوتا ہے۔"

حلال و حرام

ایک مرتبہ فرمایا: "فقر کی پہلی منزل کسبِ حلال ہے۔ نورِ ایمان بھی کسبِ حلال ہی سے پیدا ہوتا ہے۔" بغداد کے ایک بزرگ کے متعلق فرمایا: "ان کی ہمشیر قاضیِ شہر کے

---

* روزگارِ فقیر۔